(S_1997_5_19_121)

سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 5 ایس سی آر

وشویشوریا آئرن اینڈ سٹیل لمیٹڈ

بنام

عبدالغنی اور دیگران

11 نومبر 1997

[ایس۔بی۔مجمدار اور ایم۔جگن۔ناتھ راؤ، جسٹسز]

صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947: دفعہ 10، 10 اے اور 33۔

مزدوری قانون – گھریلو جانچ کے بغیر ملازمت سے برخاستگی – دفعہ 10 کے تحت ریفرنس کورٹ کے سامنے پیش کردہ ثبوتوں کی بنیاد پر برطرفی کو برقرار رکھا گیا – سوال یہ ہے کہ کیا لیبر کورٹ کا حکم برطرفی کے اصل حکم کی تاریخ سے نافذ العمل ہوگا – سوال آئینی بنچ کو بھیج دیا گیا۔

آر تھیر وویر کولم بنام پریزائیڈنگ آفیسر اور دیگر، (1997) 1 ایس سی سی 9 اور پنجاب ڈیری ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر بنام کالا سنگھ اور دیگران، [1997] 6 ایس سی سی 159، لاگو نہیں ہوئے۔

پی۔ایچ۔کلیانی بنام ایئر فرانس کلکتہ (1964) 2 ایس سی آر 104؛ میسرز ساسا موسیٰ شوگر ورکس (پی) لمیٹڈ بنام شبراتی خان اور دیگران، [1959] ضمنی 2 ایس سی آر 836 اور گجرات اسٹیل ٹیوبز لمیٹڈ اور دیگران بنام گجرات اسٹیل ٹیوبز مزدور سبھا اور دیگران، [1980] 2 ایس سی سی 598، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1997ء کی دیوانی اپیل نمبر 72-7671۔

کرناٹک عدالت عالیہ کے 1996 کے ڈبلیو اے نمبر 7 اور 1995 کے 4362 کے 4.7.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کی طرف سے دھرومہتا، جی ایم مشرا، فضلین انعم، صوفیہ ورما اور ایس۔ کے۔ مہتا شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ درجہ ذیل سنایا گیا:

درخواست گزار کے فاضل وکیل نے ہمیں اس عدالت کے دو فاضل ججوں کی بنچ کے فیصلے کا حوالہ دیا جس میں آر۔ تھیروویر کولم بنام پریزائیڈنگ آفیسر اور دیگر نے 1997 میں رپورٹ کیا تھا، [1997] 1 ایس سی سی 9 جس کے بعد پنجاب ڈیری ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ اور دیگر بنام کالا سنگھ اور دیگران کے معاملے میں تین فاضل ججوں کی بنچ نے اس کی پیروی کی۔ رپورٹ کیا گیا، [1997] 6 ایس سی سی 159۔ ہمارے خیال میں یہ وہ معاملے ہیں جن میں حکومت نے ناقص انکوائری کی اور لیبر کورٹ یا انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے اہم شواہد کے ذریعے اس نقص کو دور کرنے کی کوشش کی گئی اور آخر کار اگر عدالت نے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت ریفرنس کی سماعت کی تو اس کے سامنے پیش کیے گئے نئے شواہد پر انتظامیہ سے اتفاق کیا گیا۔ لیبر کورٹ یا انڈسٹریل ٹریبونل کے حکم کے خاتمے کے اصل حکم سے تعلق کا سوال اہمیت کا حامل ہوگا۔ لیکن ایسے معاملات میں جہاں کوئی گھریلو انکوائری نہیں ہوتی ہے، جیسا کہ موجودہ معاملے میں، ہمارے خیال میں مذکورہ بالا فیصلوں کا اطلاق نہیں ہوگا۔

فاضل وکیل یہ دلیل دیتے ہوئے بہت پریشان ہیں کہ پی۔ اچ۔ کلیانی بنام میسرز ایئر فرانس کلکتہ کے معاملے میں دستوری بنچ کا فیصلہ موجودہ معاملے کے حقائق پر بھی لاگو ہوتا ہے اور اس مقصد کے لئے وہ کہتے ہیں کہ میسرز ساسا موسی شوگر ورکس (پی) لمیٹڈ بنام شبرتی خان اور دیگران کے بارے میں دستوری بنچ کے فیصلے میں مشاہدہ [1959] میں رپورٹ کیا گیا تھا 2 ایس سی آر 836 کا اطلاق گھریلو جانچ کے بغیر

جاری برطرفی کے احکامات کے سلسلے میں نہیں ہوگا اور کلیانی کے معاملے میں دستوری بنچ کے فیصلے کا یہ تناسب پوری طرح سے لاگو ہوگا، جہاں ملازم کی خدمات کو ختم کرنے سے پہلے انتظامیہ کی طرف سے کوئی جانچ نہیں کی گئی تھی۔ ہمارے خیال میں کلیانی کے معاملے میں یہ ریمارکس صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33 (2) کے تحت انتظامیہ کی کارروائی کی منظوری کے سلسلے میں دیے گئے تھے، یہاں تک کہ ساساموسیٰ شوگر ورکس کا معاملہ بھی ایل ڈی کی دفعہ 33 (1) کے تحت کارروائی سے متعلق ہے۔ اجازت کے لئے کام کریں۔ لہٰذا ساساموسیٰ شوگر ورکس کیس کے سلسلے میں کلیانی کے معاملے میں آئینی بنچ کے ریمارکس، جو قانون کی دفعہ 33 (1) کے تحت ہیں، کی باریک بینی سے جانچ پڑتال کی ضرورت ہوگی، جہاں تک ان کا اطلاق صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 10 یا 10–اے کے تحت ریفرنس سے پیدا ہونے والی کارروائی پر ہوتا ہے، جو مختلف بنیادوں پر کھڑا ہوگا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کلیانی کے معاملے میں آئینی بنچ کے فیصلے کا تناسب ایل ڈی ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت پیدا ہونے والے معاملوں کے علاوہ ایسے معاملوں پر بھی خود بخود لاگو ہوگا۔ اس سلسلے میں ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ گجرات اسٹیل ٹیوبز لمیٹڈ اور دیگر بنام گجرات اسٹیل ٹیوبز مزدور سبھا اور دیگر کے معاملے میں اس عدالت کی تین ججوں کی بنچ نے [1980] 2 ایس سی سی 598 میں رپورٹ کیا تھا جس میں کرشنا ایر، جے نے اکثریت کے لئے بات کی تھی، قانون کی دفعہ 10–اے کے تحت کارروائی میں صنعتی عدالت کے سامنے اہم ثبوت کے سوال پر ایک اتھارٹی تھی۔ ایسے ٹریبونل کے سامنے اپنی کارروائی کے جواز کے لئے انتظامیہ کی قیادت میں شواہد کی بنیاد پر ثالث کی طرف سے حتمی جرمانے کا حکم جاری کیا گیا۔ لہٰذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس فیصلے کا تناسب اب بھی ایسے معاملے پر لاگو ہوگا جہاں کارروائی ایکٹ کی دفعہ 33 کے علاوہ ایکٹ کی دفعہ 10 یا 10–اے سے متعلق ہے۔ اس عدالت کے مؤخر الذکر فیصلوں میں کلیانی کے معاملے کے فیصلے کا تناسب ایکٹ کی دفعہ 10 اور 10–اے کے تحت پیدا ہونے والے معاملوں پر لاگو کیا گیا ہے۔ لہٰذا، ہمارے خیال میں موجودہ کارروائی میں تنازعہ کو اس عدالت کی آئینی بنچ بہتر طریقے سے حل کر سکتی ہے جو کلیانی کے معاملے میں سابقہ آئینی بنچ کے فیصلے کے دائرہ کار اور دائرہ کار پر غور کر سکے، جو اس سے پہلے حوالہ دیے گئے بعد کے معاملوں کی شیٹ اینکر رہی ہے، جس پر درخواست گزار کے ماہر وکیل نے بہت زیادہ بھروسہ کیا ہے اور جس کا اس کے تحت کارروائی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 33 لہٰذا اس عدالت کے مؤخر الذکر فیصلوں پر بھی نظر ثانی کی ضرورت ہوگی۔

اجازت دے دی گئی۔

موجودہ حکم کے مطابق اپیلوں کو حتمی تصفیے کے لئے اس عدالت کی آئینی بنچ کے سامنے رکھا جائے گا۔

مطبوعہ ختم کردی گئی۔ تمام متعلقہ دستاویزات کو متعلقہ فریقوں کی طرف سے داخل کرنے کی اجازت ہے۔

عبوری راحت کے لئے التجاء پر نوٹس جاری کرنے کے لئے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے حکم پر 50 فیصد تک عبوری روک لگائی جائے گی۔

ٹی این اے

اپیلیں زیر التوا ہیں۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:39
I am the author of this document